# مسلمان اور اس کی زندگی پر حج کے اثرات

## أثر الحج على نفس المسلم وحياته

« باللغة الأردية »


شیخ محمد صالح المنجد

محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse



2012 - 1433

IslamHouse.com

# مسلمان اور اس کی زندگی پر حج کے اثرات

مسلمان اور اس کی زندگی پر حج کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟

---

الحمد لله

مناسك حج کے بہت سے فضائل اور حکمتیں ہیں، جس شخص کو انہیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے اسے خیر عظیم کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے.

ذیل کی سطور میں ہم کچھ چیزیں بیان کرینگے:

١- حج کی ادائیگی کے لیے سفر کرنا:

اس سفر سے انسان کو دار آخرت کی یاد آتی ہے، جس طرح سفر میں دوست و احباب اور بیوی بچوں اور اہل و عیال اور وطن سے جدائی اختیار کرنا پڑتی ہے، دار آخرت کی طرف سفر بھی اسی طرح ہے.

٢- جس طرح حج کے سفر میں جانے والا شخص دیار مقدسہ تك جانے کے لیے زاد راہ لے کر چلتا ہے، تو اسے یہ بھی یاد کرنا چاہیے کہ اس کا اپنے رب کی طرف کے لیے بھی کچھ نہ کچھ زاد راہ ہونا چاہیے جو اسے اس کے امن والی جگہ تك پہنچائے، اسی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: ﴿ اور تم زاد راہ اختیار کرو، اور سب سے بہتر زاد راہ اللہ کا تقوی ہے ﴾ البقرۃ ( ١٩٧ ).

٣- اور جس طرح سفر عذاب كا ايك ٹكڑا ہے، تو آخرت كا سفر بھی اسی طرح ہے، بلكہ كئی مراحل پر تو اس سے بھی زيادہ كٹھن اور سخت ہے، چنانچہ انسان كے آگے حالت نزع، اور موت اور پھر قبر اور اس كے بعد حشر و نشر اور حساب و كتاب، اور ميزان پر اعمال كا وزن ہونا، اور پل صراط، اور پھر آخر ميں يا تو جنت ہے يا جہنم، اور سعادت مند وہی ہو گا جسے اللہ تعالی نجات نصيب كرے.

٤- اور جب حج كے ليے انسان احرام باندھ كر دو سفيد چادريں اوڑھتا ہے تو اسے وہ كفن ياد آتا ہے جس ميں اسے دفنايا جائيگا، اور يہ چيز اسے اس بات كی دعوت ديتی ہے كہ وہ سب گناہ اور معصيت بالكل اسی طرح ترك كر دے جس طرح اس نے اپنا دوسرا لباس اتار كر يہ كفن نما صاف شفاف سفيد دو چادريں اوڑھ لی ہيں، تو اسی طرح اسے اپنے دل بھی صاف كر لينا چاہيے، اور اس كے ساتھ ساتھ اپنے اعضاء كو بھی گناہ اور معصيت كی سياہی سے صاف ركھتا ہوا سفيد كر لے.

٥- اور جب وہ ميقات پر تلبيہ كے يہ الفاظ كہتا ہے: "لبيك اللّٰهُمَّ لبيك " اے اللہ ميں حاضر ہوں ميں حاضر ہوں.

اس كا معنی يہ ہے كہ اس نے اپنے رب كی بات كے سامنے سر خم تسليم كرتے ہوئے اس كی بات كو تسليم كر ليا ہے.

تو پھر اسے كيا ہے كہ وہ شخص گناہوں اور معصيت پر باقی رہے اور اس انہيں ترك نہ كرے اور اس كی آلائشوں سے اجتناب نہ كرے، اس نے اپنے رب كے سامنے يہ كلمات كيوں كہے:

"لبيك اللّٰهُمَّ لبيك " اے اللہ ميں حاضر ہوں، ميں حاضر ہوں.

يعنی میں نے ان اشیاء سے اجتناب كرنے كی تیری بات كو تسلیم كر لیا ہے، اور كیا یہ وقت انہیں ترك كرنے كا نہیں ہے ؟

٦- دوران احرام ممنوعہ اشیاء سے اجتناب كرنا، اور تلبیہ اور اللہ كا ذكر كرنے میں مشغول رہنا:

اس میں مسلمان كی اس حالت كی بیان ہے جس پر اسے رہنا چاہیے، اور پھر اس میں اس كی تربیت اور ذكر و اذكار كو عادت بنانے تعلیم ہے، مسلمان اس حالت میں ان اشیاء كو بھی ترك كرنے كی تربیت حاصل كرتا ہے جو اصل میں مباح اور جائز تھیں، لیكن اللہ تعالی نے یہاں حالت احرام میں اس پر حرام كر دی ہیں، تو پھر ایك مسلمان شخص ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالی كی حرام كردہ اشیاء كا ارتكاب كیسے كرتا ہے ؟

٧- اس كا حرمت والی جگہ بیت اللہ جسے اللہ تعالی نے لوگوں كے لیے امن والی جگہ بنایا ہے میں داخل ہونا بندے كو روز قیامت كے امن كی یاد دلاتا ہے، اور اس بات كی یاد دہانی ہے كہ انسان اسے تكلیف اور كوشش كر كے ہی حاصل كر سكتا ہے.

اور روز قیامت امن دینے والی سب سے بڑی چیز توحید اختیار كرنا اور شرك سے اجتناب ہے، اسی كے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے: ﴿ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرك كی آمیزش نہیں كی انہی لوگوں كے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ﴾الانعام ( ٨١ ).

اس كا حجر اسود كو چوم كر اپنی اس عبادت كی ابتدا كرنا سنت نبوی كی تعظیم كی تربیت دیتا ہے، اور اسے یہ یاد دلاتا ہے كہ اللہ تعالی كی شرع پر اپنی ناقص عقل كو استعمال كرتے ہوئے خلاف شرع كام نہیں كر سكتا، اور اس كے علم میں ہونا چاہیے

کہ اللہ تعالی نے لوگوں کے لیے جو کچھ بھی مشروع کیا ہے اس میں ہی حکمت اور خیر ہے، اور اس سے وہ اپنے نفس کو اپنے رب کی عبادت کے لیے تیار کرتا ہے.

اسی کے متعلق عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حجر اسود کو بوسہ لینے کے بعد یہ فرمایا تھا: "مجھے یہ علم ہے کہ تو ایك پتھر ہے نا تو کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی نقصان کا مالك ہے، اور اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تیرا بوسہ نہ لیتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( ١٥٢٠ ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( ١٧٢٠ ).

٨- اور بیت اللہ کا طواف کرتے وقت اسے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی یاد آتی ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی تا کہ یہ لوگوں کے امن و سکون کی جگہ ہو، اور انہوں نے لوگوں کو اس گھر کے حج کی دعوت دی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو انہوں نے بھی اس گھر کی طرف لوگوں کو بلایا.

اور اسی طرح موسی اور عیسی علیھما السلام بھی اس گھر کا حج کیا کرتے تھے، تو اس طرح یہ ان انبیاء کا شعار رہا ہے، اور یہ کیسے نہ ہوتا اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر تعمیر کرنے اور اس کی تعظیم کرنے کا حکم دیا تھا.

٩- زمزم کا پانی پینا اسے لوگوں اس عظیم نعمت کی یاد دلاتا ہے جو اللہ تعالی نے لوگوں پر اس مبارك پانی کا چشمہ جاری کر کے کی جسے کروڑوں لوگ عرصہ دراز سے پیتے چلے آرہے ہیں لیکن اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، اور زمزم پیتے وقت اسے دعا پر ابھارتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقینا زمزم کا پانی اسی لیے جس لیے اسے نوش کیا جائے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( ٣٠٦٢ ) مسند احمد حدیث نمبر ( ١٤٤٣٥) اس حدیث کو علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد ( ٤ / ٣٢٠ ) میں حسن قرار دیا ہے.

١٠- اور صفا و مروہ کے مابین سعی اسے مائی ہاجرہ علیہ السلام کی اس عظیم برداشت کو یاد دلاتی ہے جو انہوں نے اس آزمائش کے وقت اٹھائی، وہ اس کرب اور مشکل سے نجات حاصل کرنے کے لیے کس طرح صفا و مروہ کے درمیان دوڑ رہی تھیں، اور خاص کر اپنے چھوٹے سے بچے اسماعیل علیہ السلام کو پانی پلانے کے لیے کہ کہیں سے پانی حاصل ہو جائے.

لہذا جب یہ عورت اتنی بڑی آزمائش پر صبر و تحمل اور براداشت سے کام لے کر اپنے رب اور اللہ کی طرف ہی رجوع کرتی ہے، جس میں ہمارے لیے بہترین نمونہ اور اسوہ ہے، اس لیے آدمی کو اس عورت کی جدوجھد اور کوشش یاد کر کے اپنی تکلیف کو کم اور ہلکا کر سکتا ہے، اور عورت کو بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس طرح ہی کی ایك عورت ہے جس سے اس کی سختیاں آسان ہو جائینگی.

١١- وقوف عرفات حاجی کو میدان محشر کی یاد دلاتا ہے جہاں ساری مخلوق اکٹھی ہوگی، اور یہ کہ جب اس میدان عرفات میں لاکھوں حاجیوں کے رش کے درمیان حاجی تھك کر چور ہو جاتا ہے، تو پھر جب ساری مخلوق ننگے پاؤں اور ننگے۔ بغیر ختنہ کے ۔ جسم اکٹھی ایك ہی میدان میں ہو گی تو کیا حال ہو گا ؟

١٢- جو کچھ ہم حجر اسود کا بوسہ لینے کے متعلق کہہ چکے ہیں رمی جمرات میں وہی کہینگے کہ مسلمان شخص کو اس سے اطاعت و فرمانبرداری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی عادت پڑتی ہے، اور پھر اس میں خالص عبادت کا بھی اظہار ہوتا ہے.

۱۳- اور قربانی کا جانور ذبح کرنے میں اسے وہ عظیم حادثہ یاد آتا ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کا حکم نافذ کرتے ہوئے اپنے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا اور ذبح کے لیے تیار ہو گئے، اور اسے یہ بھی یاد آتا ہے کہ ایسی نرمی جس میں اللہ تعالی کے حکم اور نہی کی مخالفت ہوتی ہو اسلام میں کوئی جگہ نہیں، اور اسی طرح اسے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کو کس طرح تسلیم کیا جاتا ہے، جب اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کو کہا:

﴿ اے اباجی آپ کو جو حکم دیا گیا اسے پورا کریں، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ﴾ الصافات ( ۱۰۲ ).

۱٤- اور جب وہ احرام کھول کر حلال ہو جاتا ہے، اور احرام کی بنا پر اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ اشیاء اس کے حلال ہو جاتی ہیں، اس میں اس کے لیے صبر و تحمل کی تربیت پائی جاتی ہے، کہ یقینا تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی کے احکام پر عمل کرنے والے شخص کو خوشی و سرور ضرور حاصل ہوتا ہے، اور پھر اس فرحت و سرور کا شعور بھی صرف اسے ہوتا ہے جس میں اطاعت و فرمانبرداری کی مٹھاس موجود ہو، بالکل اس خوشی و سرور کی طرح جو روزہ دار کو افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے، یا پھر رات کے آخری حصہ میں قیام کرنے والے شخص کو نماز کے بعد حاصل ہوتی ہے.

۱٥- اور جب وہ مناسك حج مکمل کر لیتا ہے، اور پورے حج میں وہی اعمال بجا لاتا ہے جو اللہ تعالی نے مشروع کیے اور اسے محبوب ہیں، اور اپنا حج اس امید کے ساتھ مکمل کرتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے سارے گناہ معاف فرما دے گا، تو یہ اسے اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا آغاز نئے سرے سے کرے جو گناہوں اور معاصی کی آلائشوں سے خالی ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جو شخص حج کرتا ہے اور حج میں نہ تو کوئی فسق و فجور کے کام کرے اور نہ ہی غلط کام تو وہ اس طرح واپس پلٹتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( ١٤٤٩ ) صحیح مسلم حدیث نمبر( ١٣٥٠ )

١٦- اور جب وہ حج کے سفر سے واپس اپنے بیوی بچوں اور اہل و عیال میں آتا ہے اور انہیں مل کر اسے خوشی و سرور حاصل ہوتا ہے، تو یہ چیز اسے اس عظیم خوشی و سرور کو یاد دلاتی ہے جو اسے جنت میں اپنے اہل و عیال کو مل کر حاصل ہوگی، اور یہ چیز اسے یہ پہچان کرواتی ہے کہ خسارہ اور نقصان وہ خسارہ ہے جو روز قیامت نفس اور اہل و عیال کھو جانے سے ہو گا، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ کہہ دیجیے یقینا خسارہ میں تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے روز قیامت اپنے نفسوں اور اہل و عیال کا خسارہ اٹھایا، خبردار یہی واضح خسارہ ہے ﴾ الزمر ( ١٥ ).

آسانی سے یہی کچھ بیان ہو سکا ہے.

واللہ اعلم .